

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 10 جولائی 2020ء
بمطابق 18 ذی قعدہ 1441 ہجری بعد از دوپہر تین بجے بیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب محمود جان، ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -
فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى ○ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَى ○ وَبُورَتِ الْجَحِيمِ لِمَنْ يَرَى ○
فَأَمَّا مَنْ طَغَى ○ وَاتَّوَلَّى الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ○ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى ○ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ
وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى ○ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى -

(ترجمہ): صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ - پھر جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہوگا۔ جس روز انسان اپنا سب کیا دھرا یاد
کرے گا۔ اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی تھی۔ اور
دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی۔ دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔ اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے
کا خوف کیا تھا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا۔ جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ -

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: 'Questions hour': Question No. 6203, Mr. Salahuddin Sahib.

* 6203 _ Mr. Salahuddin: Will the Minister for Home and Tribal Affairs state that:

- (a) Is it true that DSPs can be posted anywhere throughout the entire province and not restricted to one particular district;
- (b) How many DSPs upon promotion to the rank, have only served in one particular district;
- (c) List of all DSPs serving in district Peshawar may be provided, including details of their promotion date and service, in and out of district Peshawar?

Mr. Mehmood Khan (Chief Minister): (a) Yes.

(b) The following officers on promotion to the rank of DSP remained posted in one particular district.

- (i) Mr. Usman Ghani (BS-17), DSP, HQrs, CCP Peshawar.
 - (ii) Mr. Fazal Dad (BS-17), DSP, CM Secretariat.
 - (iii) Malik Habib Khan (BS-17), DSP, Legal, CCP Peshawar.
- (c) Detailed list attached.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir. Sir, I had inquired about some of the DSPs whether they have worked in any other district at all, and I had been given the list, some of them they had been working as DSPs at their posts for more than four or five years time, and there is a criteria for it that it should not be beyond this. In my constituency, in one area or one circle SDPO, five or six of them, since the time I was elected, have been changed or transferred but one person, the particular one he has been there and nobody can have a word. We can't hold anyone accountable for that why is that, then if we have look into that list there is a person I haven't got any thing personal against him, but he is there since 21-04-2015, so since 2015, how many years? Its five years already and even if that would in this period of time three of the Inspector General's, three of the CCPOs and five of the CCPs have been changed, they have been transferred here and there but this particular person have been kept on this post, so we want to know what is the special need, why it is happening, why no one else had that competency to stay or to work on that post. That only-----

(Interruption)

جناب صلاح الدين: جی جی، مونڙه وايو چي دلته دا زمونڙ اداري په دې شخصياتو باندې روانې دي، صرف شخصيات ئې چلولې شي يو Particular، Specific person ئې چلولې شي، دوي دا نه دي ديولپ کړي چي اداره د چلولې شي----

جناب ډپټي سپيکر: سردار نجيب سگه صاحب! آپ موبائل بند کړي، يه موبائل په بات نه کړي۔

جناب صلاح الدين: نو سر، زمونږه به دا ريكويست وي چي دا That if this is sent to the Committee, so that we could go through all of them, one by one, it is said that Standing Committees are Parliament at work اوس دا Parliament at work به ترينه نه څنگه جوړوؤ چي هغوي ته مونږه بزنس ريفر کړو چي هغوي کبني مونږ دا يو يو خبره راواخلو، د خپلې علاقې Representation او چي هغه کوم زمونږ کار دے چي هغه اوکړے شو، نو هغه هله کيدې شي چي مونږه دا ريفر کړو او په دې باندې لږ Detailed discussion ورکبني اوکړو One by one، نو زما به ريكويست وي سلطان خان ته هم چي مخالفت اونکړي نن او دا ريفر کړو سليکټ کميټي ته، سټينډنگ کميټي ته چي دا مونږ One by one ورکبني ډسکس کړے شو۔

جناب ډپټي سپيکر: جی خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب، پليز۔

جناب خوشدل خان ايډوکیٹ: ډيره مننه سپيکر صاحب! ستاسو دا لسټ چي کوم ما ته Provide شوے دے، يو خو دا Incomplete دے ځکه که تاسو ديکبني اوگورئ زمونږه د دې سوال List of DSPs serving in district Peshawar may be provided including detail of their promotion date and service in and out of district Peshawar، پيښور کبني خو تاسو ته بڼه پته ده، پيښور خو يو لويه ضلع ده، په هغې کبني خو ډير ډي ايس پي گان دي، ديکبني خو Partially يو دوه درې ورکړي دي نو يو دا Incomplete دے، بل دا ده چي د صلاح الدين کوم ريكويست دے، هغه Endorse کوم، کنه تاسو بڼه 'پراپر' کميټي ته واستولو خپلې ته، نو مونږ به هغلته ډسکشن اوکړو او په هغې کبني به اوگورو چي يره څومره Tenure پکار دے؟ لکه ديکبني تاسو اوگورئ بعضې شپږ شپږ مياشتې کړي دي، بعضې پکبني درې درې کاله کړي دي، آيا د هغوي Output څه دے،

آیا ہغوی پہ ہغہ علاقہ کنبہی خومرہ پورہ مفروان نیولہی دی، خومرہ پورہ
Anti-social elements ہغوی دغہ کبری دی، خومرہ کیسونہ دی او خہ
پراگریس شوہے دے؟ نو دا بہ مہربانی وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میر کلام صاحب، میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! تھینک یو۔ میر اتو اس کو نسچن کے
ساتھ یہ کو نسچن ہے کہ پچھلے اڑتالیس گھنٹوں میں شمالی وزیرستان میں دو ذبح شدہ لاشیں ملی ہیں اور دو
ٹارگٹ کلنگ کے واقعات ہوئے ہیں تو جناب سپیکر، میں وزیر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، یہ اس
بات سے منسلک بات ہے کہ اس کے حوالے سے صوبائی حکومت کیا کر رہی ہے کہ ان علاقوں میں یہ جو کچھ
ہو رہا ہے؟ دوسری بات جناب سپیکر، کل جنوبی وزیرستان میں قبائلی لشکر نے تین گھروں کو مسمار کیا ہے،
میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امیر کلام صاحب! آپ اس کو نسچن کے لئے سپلیمنٹری کر سکتے ہیں، آپ کو نسچن کے
باہر نہیں جاسکتے۔

جناب میر کلام خان: سپیکر صاحب! اس کے ساتھ ہے، یہ کو نسچن لاء اینڈ آرڈر سیچویشن۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اس کے ساتھ نہیں ہے نا جی، آپ اس کے ساتھ Related۔۔۔۔۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان محمد خان صاحب، سلطان محمد خان صاحب۔

وزیر قانون: تھینک یو سر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں آنر بیل ممبر ہمارے صلاح الدین صاحب کا اور
خوشدل خان صاحب نے بھی ایک سپلیمنٹری میں ایشواٹھا یا ہے اور ہمارے میر کلام صاحب نے بھی، ان
تینوں کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، جواب تو سر، کمپلیٹ آ گیا ہے کیونکہ کہنا چاہیے کہ اگر جواب کمپلیٹ ہے
تو انہوں نے پوری ڈیٹیلز دی ہوئی ہیں۔ جو آنر بیل ممبر بات کر رہے ہیں، وہ کوئی یہ گلہ نہیں کر رہے ہیں کہ
جواب انہوں نے کمپلیٹ نہیں دیا ہے، وہ یہ گلہ کر رہے ہیں کہ اگر کوئی بندہ 2015 سے Posted ہے اسی
ضلع کے اندر As a DSP، تو اس کے بارے میں وہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ کیوں اتنے، تو ایک تو سر،
Basic میرے خیال میں اگر ایسا ایک آفیسر ہو کہ وہ لچھا کام کر رہا ہے اور کبھی کبھار ایسا آفیسر بھی ہوتا
ہے، خاص کر یہ جو ہماری پولیس کا ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے، یہ بڑا Sensitive بھی ہوتا ہے کہ ادھر اگر غلط بندہ
لگ جائے تو پورا کام وہاں پہ خراب ہو جاتا ہے، تو ایک دو آفیسرز کو تو میں Personally جانتا ہوں جس

میں یہاں پر ان کا ذکر ہے تو وہ تو بہت زیادہ اچھے طریقے سے اس پوسٹ کو چلا رہے ہیں جہاں پہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ سسٹم کے اندر چونکہ اگر کوئی ایسا آفیسر آجائے پھر اس سے پرا بلمزید اہوں گے، تو سہر حال میرے کہنے کا مقصد سر، یہ ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کی صوابدید ہوتی ہے کہ انہوں نے اگر کوئی غلطی کی ہے، وہ یہاں پر نشاندہی ہو جائے تو تب تو میرے خیال میں کوئی بنتا ہے لیکن اگر کوئی غلطی کی نشاندہی نہیں ہے، صرف اس وجہ سے کہ آپ نے اتنے ٹائم کے لئے کیوں لگا دیئے؟ میں ویسے ہی ہاؤس کے سامنے بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ دوسری بات، مجھے ابھی پتہ چلا ہے کہ اس میں ایک آفیسر جو وہ بیان کر رہے ہیں کہ وہ 2015 سے بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ کل میرے خیال میں ریٹائر ہو گئے ہیں، کل یا پرسوں تو وہ تو چلے بھی گئے ہیں باقی اگر کچھ لوگ ہیں لیکن یہاں پر جتنی بھی بات ہوئی ہے تو ان میں کسی بھی آفیسر کے اوپر کوئی Specific الزام یا کوئی Specific ان سے کوئی غلطی یا کوئی Mishap ہوئی ہو، وہ میں نے نہیں سنی ہے، تو میں ریکویسٹ کروں گا کہ اگر کوئی Specific غلطی ہے، وہ لے آئیں، اس کو ضرور ہم Address کر دیں گے اور میرے خیال میں ویسے ہی کمیٹی کو بھیجے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ہم کس لئے کمیٹی کو بھیجیں؟ مطلب اس میں کیا آپ جاننا چاہتے ہیں؟ وہ اگر بتادیں تو ہم آپ کو انفارمیشن دے دیں گے، اگر انفارمیشن نہیں ملے گی، آپ مطمئن نہیں ہوں گے تب میں، خوشدل خان صاحب میرے لئے بہت قابل احترام ہیں، صلاح الدین صاحب قابل احترام ہیں، میرا کلام، سارے ممبرز قابل احترام ہیں، اگر وہ Insist کریں گے تو ہم کمیٹی کو بھی بھیج دیں گے لیکن کمیٹی میں کوئی مقصد کی بات ہونی چاہیے، کسی ایشو کو Highlight کر کے اور اس کو دیکھنا چاہیے، میرے خیال میں ویسے کمیٹی کو بس بھیج دیں گے، میں ریکویسٹ کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: Thank you Sir, why I wanted this (قطع کلامی) بنہ بابک

صاحب بہ خبرہ او کبری۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: بابک صاحب خبرہ کوی نو کہ بیا د د وئی نہ پس زہ او کرم نو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ بابک صاحب خو بہ بلہ موقع زہ ورکرم، پہ دے بانڈی کہ تہ خپلہ خبرہ کوہی مخکبھی د دوئی نہ ہغہ اوواہ نو، بیا تہ خپلہ خبرہ اوکرہ، بیا بابک صاحب لہ۔۔۔۔

جناب صلاح الدین: بنہ تھیک دہ۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! زہ پہ دے بانڈی یو خبرہ کول غوارمہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! خنگہ چہ مؤور کونسنج راورے دے اولاء منسٹر صاحب تپوس کوی چہ مونر تہ Reason او بنائی، Complaint او بنائی، نو د ہغوی نہ د چا سرہ ذاتی تعلق شتہ، نہ ئی د چا سرہ ذاتی اختلاف شتہ خود حکومت دا پالیسی ڍیرہ زیاتہ عجیبہ دہ، د پوسٹنگز او د ترانسفرز پالیسی دلته موجودہ دہ چہ د درہ کالو نہ یو افسر خنگہ پہ یو پوسٹ پاتہ کیری؟ اوس د 2014 نہ ہغہ چہ د یو دی ایس پی خبرہ کوی چہ ہغہ د 2015 نہ ناست دے، نو آیا پہ دغہ Specific case کبھی د پوسٹنگز او د ترانسفرز پالیسی چہ دہ، دا نہ Apply کیری خوبل اړخ تہ کہ مونرہ اوگورو نو د کلہ نہ چہ دا دوه کالہ اوشو، تیر پینخہ کالہ ہم دا حال وو، سیکرٹری چہ دے دا د 21/20 گریڈ آفسروی، پینخہ میاشتی ہغہ پہ یو ڍیپارٹمنٹ کبھی نہ پریردی، ڍی پی اوز درہ میاشتی پہ یو خائی کبھی نہ پریردی جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، گورننس دلته داسی نہ کیری، دا چہ کہ د حکومت سرہ اختیار وی خودا ہرہ ہفتہ کبھی Reshuffling کول، ہاں مثال چہ یو سیکرٹری یا یو ڍی پی او یا ڍی ایس پی یا چہ ہر سرکاری افسر شو، پکار دا دہ حکومت سرہ اختیار شتہ چہ د ہغہ ترانسفر او کری خودا پہ دے روزانہ بنیاد بانڈی او ہفتہ وار بانڈی دا دومرہ Reshuffling چہ کیری، مونرہ دا گنرو چہ دا د ڍی صوبہ د گورننس د پارہ، د ڍی د گورننس پہ مفادو کبھی نہ دہ، یو مونرہ صرف دا لاء منسٹر صاحب تہ وایو چہ پوائنٹ آؤٹ شومے دے چہ د درہ کالو نہ سیوا یو افسر بیا تاسو ولہ کبینوئی، خبرہ صرف پہ ہغی بانڈی دہ، نہ ورسرہ د چا ذاتی اختلاف شتہ خو صرف د پوسٹنگز او د ترانسفرز پالیسی خبرہ دہ او ز مونرہ امید دے ان شاء اللہ چہ تاسو بہ پہ ہغی بانڈی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: Thank you, Sir. As I mentioned right at the start, when I was raising this question that I haven't got anything personal against anybody, I had made it very clear even at outset, I still haven't got anything personal against anybody but it's just four of them, out of how many, quite a few of them, all these be treated, but just few, the blue-eyed people, so, what I am insisting upon that, why these such blue-eyed people, this would raise question mark on the performance of the government.

یہ Blue-eyed لوگ ہمیں تو ان پہ، کہ ان میں کیا سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں، جس طرح کے سلطان خان صاحب کہہ رہے تھے کہ بعض لوگ ایک خاص کام کر سکتے ہیں، ایک خاص تھانے پہ، ایک خاص سرکل میں وہ رہ سکتے ہیں، وہ اسی کو چلا سکتے ہیں، کیا ہماری پولیس ڈیپارٹمنٹ ابھی تک اتنی قربانیوں کے باوجود بھی اس پر نہیں پہنچی، اس نچ پہ نہیں پہنچی کہ کوئی اور اس کی جگہ لے سکے؟ یا پھر یہ جو ٹرانسفرز ابھی 2019 اور 2020 تک ہوتی رہی ہیں متواتر، پھر وہ اتنے نالائق تھے، ان میں کوئی لائق بندہ نہیں تھا کہ وہ چھ مہینے تک بھی نہیں ٹھہر سکتے؟ لیکن چند Blue-eyed people، چند سرخاب کے پروالے وہاں پہ Posted رہیں گے، اس لئے کہ ان کے علاوہ کوئی ڈیپارٹمنٹ کو، اس ایریا کو چلا نہیں سکتا؟ یہ مسٹر سپیکر! سمجھ سے بالاتر ہے۔ میری ریکویسٹ پھر بھی ہوگی، میں ریکویسٹ کرتا ہوں لاء مسٹر صاحب سے کہ اس کو کمیٹی میں بھیجیں تاکہ ہم بھی اس کو Scrutinize کر سکیں کہ کیا اب پر فارمنس، اب ہمارا کام لیجسلیشن کے سوا سکروٹینی بھی ہے، Parliamentary oversight بھی ہے لیکن Parliamentary oversight میں کس طرح کروں گا؟ اسی طرح کے کونسلر کے ذریعے، اسی طرح ان کے ساتھ ڈسکشن کر کے، تو ہمیں بھی پتہ چلے کہ وہ کونسے عوامل ہیں جنہوں نے ایک Particular بندے کو ایک خاص پوسٹ پہ رکھا ہوا ہے، تو میری ریکویسٹ ہوگی I would honour to request, kindly refer it to the Standing Committee.

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان!

وزیر قانون: سر! میرے خیال میں بہت وقت ہو گیا، کوئی سوال ہم نے کمیٹی کو نہیں بھیجا ہے تو اگر وہ اتنے Insist کر رہے ہیں اور خوشدل خان صاحب بھی Insist کر رہے ہیں تو اس کو ہم کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں سر، ٹھیک ہے چلو، صحیح ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 6203, asked by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. It is referred to the concerned Committee.

ایک رکن: سر! لیکن کمیٹیاں تو ابھی تک بنی نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Concerned Committee، Concerned Committee بن جائے گی

جی، Concerned Committee بن جائے گی۔ (مداخلت) اس سے پہلے بھی یہاں پہ

اسمبلی میں کمیٹی کوریفر ہو گئے اور اس کے بعد کمیٹیاں بن جاتی ہیں۔ میرے خیال سے آپ ایک Senior

Politician ہیں اور آپ کو اتنا پتہ نہیں ہے کہ بزنس کمیٹی کوریفر ہوتا ہے، پھر کمیٹی بن جاتی ہے۔ کونسن

نمبر 6213، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، Lapsed، lapsed۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

6213 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع اپر دیر میں سال 20-2019 میں سپیشل فورس میں مختلف اضلاع سے

اہلکار بھرتی کئے گئے ہیں جس سے ضلع اپر دیر کے عوام کی حق تلفی ہوئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سپیشل فورس کی بھرتی ہوئی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سوات، چترال اور چارسدہ سے جن جن افراد کی ضلع دیر پر میں بھرتیاں

ہوئی ہیں اور ان کو اب ریگولر پولیس کا درجہ دیا گیا ہے، کیا یہ میرٹ پر ہوئی ہیں، بھرتی شدہ افراد کے نام،

ولدیت، شناختی کارڈ، آرڈر کا پتہ فراہم کی جائیں، نیز جس اخبار میں اشتہار دیئے گئے ہیں، ان کی بھی کاپی

فراہم کی جائے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع اپر دیر میں اہل بندے نہیں تھے کہ مختلف

اضلاع سے امیدواروں کو بھرتی کیا گیا ہے، نیز حکومت اس میں ملوث اہلکاروں کو قرار واقعی سزا دینے کا

ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) (ب) (ج) و (د) بحوالہ مذکورہ سوال معروض خدمت

ہوں کہ مذکورہ سوال کا جواب ہمراہ لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو مہیا کی گئی)

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: 'Leave applications' چھٹی کی درخواستیں کچھ آئی ہیں۔ جناب محمد عاطف خان صاحب، ایم پی اے 10 جولائی تا اختتام اجلاس، مسماۃ شاہدہ وحید صاحبہ، 10 جولائی، ظہور شاکر صاحب، 10 جولائی، انور زیب صاحب، 10 جولائی، ظفر اعظم صاحب، 10 جولائی، عنایت اللہ خان صاحب، 10 جولائی، قلندر لودھی صاحب، 10 جولائی، مفتی عبید الرحمن صاحب، 10 جولائی، محمود احمد خان صاحب، 10 جولائی، حاجی انور حیات خان صاحب، 10 جولائی، نذیر احمد عباسی، 10 جولائی، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب! آپ کے چھٹی کی یہ درخواست آپ نے بھیجی ہے۔ عاطف خان صاحب، 10 جولائی، فضل حکیم صاحب، 10 جولائی، محمد اعظم خان صاحب، 10 جولائی۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

(Interruption)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو سنائی نہیں دیا، میرے خیال سے آپ باتیں کر رہے تھے۔ جی نصیر محمد خان صاحب، جی نصیر خان صاحب، نصیر خان صاحب، نصیر صاحب کامانیک آن کریں۔ نصیر صاحب کامانیک آن کریں۔

جناب نصیر اللہ خان: السلام علیکم، دیرہ منہ جی۔ سر، ما تحریک استحقاق پیش کرے وو او دا ہغہ بلہ ورخ راغلی ہم وو پہ دہ ایجنڈا باندھی خود سی ایم صاحب سرہ لہر غوندھی پہ یو میتنگ کنبی سرہ اونیولہی شوم، ما وئیل چہی کہ زما دا استحقاق بیا تا سو لہر رامخکنبی کرئی چہی مونہر پہ دہ خبرہ او کھرو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Allowed جی، تھیک شوہ جی۔

جناب نصیر محمد خان: ستارت کرم؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی Allowed۔

مسئلہ استحقاق

جناب نصیر محمد خان: جناب سپیکر! میں ایمر جنسی میں پشاور سے ڈیرہ اسماعیل خان مورخہ 4 جولائی 2020 تقریباً دو بجکر پندرہ منٹ پہ اپنے گاؤں جا رہا تھا، علاقہ بڈھ بیر میں ہماری گاڑی سے ایک بلیک

ٹویوٹا فیلڈر نمبر EX-014 کا لی شیشوں والی غیر سرکاری گاڑی ہم سے بہت تیزی سے آگے نکل گئی، تھوڑا آگے جا کر انہوں نے روڈ بلاک کیا تھا۔ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ کوئی نارگٹ کلر ہے، میرے گارڈز بھی الٹ ہوئے۔ اس دوران مسمی محمد نواز اے ایس آئی بھارتی فلموں کی ایکٹر کی طرح اترا جو کہ اسی وقت شرٹ پہن رکھی تھی جس نے وردری بھی پوری نہیں پہنی ہوئی تھی، ہمارے پاس آکر بڑی بد تمیزی سے پیش آیا۔ جب میں نے اپنا تعارف کرایا تو تھوڑی سی نرمی آگئی۔ اسی دوران مسمی بلال ایس ایچ او بڈھ بیر گاڑی سے اترے، ہماری طرف آئے، اس کے ساتھ نفری بھی تھی لیکن جو بد تمیزی انہوں نے کی، وہ بہت ہی ناقابل برداشت تھی۔ ہم مطلب، قبائلی اور سات قبائلی ایم پی ایز اگر اس طریقے سے Treat ہوں گے تو بہت ہی افسوس ہو گا پولیس کا، لہذا مذکورہ پولیس کی اس حرکت کو بد تمیزی اور بد تمیزی سے نہ صرف میری بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر سلطان محمد خان صاحب۔

جناب منور خان: جناب سپیکر صاحب! ہم بھی اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ میں بات کریں کچھ، جی منور خان صاحب، منور خان صاحب، منور خان صاحب۔

جناب منور خان: تھینک یو، منسٹر سپیکر۔ یہ یقیناً بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایک ایڈوائزر کے ساتھ پولیس کا اس قسم کا Behavior ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ عام ایم پی اے کے ساتھ ان کا کیسا، تو میرے خیال میں میں لاء منسٹر سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ یہ تو اپنی جگہ پہ استحقاق کمیٹی کو، پتہ نہیں کہ کمیٹیاں کب بنیں گی یا نہیں؟ لیکن میں یہ ضرور اس پہ وہ کروں گا کہ جو بھی ایس ایچ او ہے یا جو بھی ہے، اس کو فوراً یہاں پہ بلا کے اور اس کو Suspend کر لیں۔ تھینک یو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون: تھینک یو جناب سپیکر۔ سر، یہ ایک آدھ بات اس طرح کی آجاتی ہے اسمبلی میں جو کہ بڑی ایسی بد صورت سی بات ہوتی ہے میرے خیال میں اور کیونکہ آرتیبل ممبر ہیں وہ اور اس طرح کا اگر Behavior ان کے ساتھ ہوا ہے تو میں تو کبھی کبھار یہاں پر سر، ہمیشہ گورنمنٹ منسٹر جب بھی اٹھتے ہیں تو پولیس کو ہم Defend کرتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ قربانیاں بھی ہیں، دہشتگردی کے خلاف جو جنگ تھی، اس میں انہوں نے بغیر کسی ٹریننگ کے، بغیر کسی اوزار کے، بغیر کسی اطلاع کے ایک ان کے اوپر

آئے، دہشتگردی کا ایک دور آیا، انہوں نے بڑا مقابلہ کیا لیکن وہ ساری ڈیفنس ہماری ایک ایسے واقعے کی وجہ سے وہ ساری ڈیفنس خراب، بلکہ میں کہتا ہوں پولیس فورس جو محنت کرتی ہے، ابھی کل آپ کو پتہ ہے سر، ہمارے ڈی ایس پی صاحب علامہ اقبال صوابی میں شہید ہو گئے، ہمارے چار سدا میں رہے بھی ہیں اور ان کا تعلق بھی چار سدا سے ہے، بہت اچھے آفیسر، بہت نفیس اور بہت زیادہ بات کرنے میں بڑے تمیز کے ساتھ، بڑا پچھا وقت انہوں نے ہمارے ساتھ گزارا تھا، تو یہ قربانیاں ہوتی ہیں لیکن کبھی کبھار پھر ایک ایسا واقعہ ہو جاتا ہے کہ وہ پولیس کے لئے بھی Embarrassment بن جاتی ہے اور حکومت کے لئے بھی، تو میرے خیال میں جی یہ کچھ لوگ ایسے ہوں گے، ہر ادارے میں ہوتے ہیں، پولیس میں بھی ہوں گے جو اس طرح کی حرکت کر لیتے ہیں اور پولیس کے جو اچھے کام ہیں، جو انہوں نے قربانیاں دی ہیں، جو انہوں نے ریفارمز لائے ہیں، ان ساری چیزوں کے اوپر ایک کونسلر مارک آجاتا ہے لیکن میں یہ بھی ریکویسٹ کروں گا کہ ہمیں ادارے کو الگ رکھنا چاہیے، پولیس کا ادارہ ہمارا اپنا ادارہ ہے، وہ ہمارے صوبے کی Protection اور Policing کے لئے ہے، ہم نے ان کے مورال کو بالکل Affect نہیں ہونے دینا لیکن اس طرح کے واقعات جب ہوں گے تو ہم نے ان کے پیچھے، Individual واقعات کے پیچھے ہم نے جانا ہے، ان کو دیکھنا ہے۔ تو سر، جہاں تک، میں تو بڑا کلیئر ہوں، میرے Cabinet colleagues بیٹھے ہیں، اگر وہ بھی سمجھتے ہیں لیکن میں تو بڑا کلیئر ہوں کہ جہاں پر اس انکسٹ ہاؤس کے ایک ممبر کے پریولج کی بات آتی ہے اور جب ایک آنریبل ممبر بات کرتا ہے پریولج کی، تو میں تو بغیر کسی ثبوت کے کیونکہ ممبر کی بات سب سے زیادہ وزن رکھنے والی بات ہے، (تالیاں) تو میں تو بغیر کسی ثبوت کے یہ کہنے کے لئے تیار ہوں کہ ہمارے آنریبل ممبر جو کہہ رہے ہیں وہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، بہر حال سر، میں یہ ریکویسٹ بھی بار بار ادھر سے وہ، ہم نے ایک سوال کمیٹی کو بھیج دیا تو ادھر سے ایک وہ آیا کہ کمیٹیز نہیں ہیں تو ان شاء اللہ ہم اور یہ اپوزیشن کے جو پارلیمنٹری لیڈرز ہیں، مولانا صاحب بیٹھے ہیں، ہم ان شاء اللہ کوشش کریں گے کیونکہ اگر پروسیجر کے اوپر جائیں گے پھر تو الیکشن کا پروسیجر ہوتا ہے، ساری کمیٹیز پھر Obviously حکومت کی پھر بنیں گی لیکن ہم نے یہ فیصلہ کر لیا تاکہ ہم نے افہام و تفہیم کے ساتھ جس طرح روایات ہیں اس ہاؤس کی، تو ہم کوشش کریں گے کہ اگلے ہفتے تک یہ سارا پراسیس کمپلیٹ کر کے ہم ہاؤس کے سامنے متفقہ کمیٹیوں کی جو تشکیل ہے از سر نو، وہ ہم کمپلیٹ کر لیں لیکن جو پریولج موشن ہے سر، بالکل میں اس کو Fully support، گورنمنٹ اس کو Fully support کرتی ہے، اس کو آپ

پریویج کمیٹی میں بھیجیں اور وہاں پہ اس متعلقہ آفیسر کو یا اہلکار کو ہم بلائیں گے، ان سے ہم پوچھیں گے کہ بھئی یہ آپ کیا کام کر رہے ہیں؟ ہم تو آپ سے کہہ رہے ہیں اور آپ کے آئی جی اور آپ کے Superior officers سے کہہ رہے ہیں کہ ایک عام شہری کو بھی آپ نے عزت دینی ہے تو پھر یہ تو ہمارے آئریبل ممبر ہیں تو آپ یہ کس طرح کے کام کر رہے ہیں؟ ان کو ادھر آنے دیں، پھر ہم ان سے پوچھیں گے ادھر کمیٹی کے اندر جی۔

(تالیاں)

جناب منور خان: جناب سپیکر! ان کو Suspend کرنا چاہیے فوراً، وہ کہہ رہے ہیں، یہ سارے آپ کو کہہ رہے ہیں، آن دی فلور آپ کو کہہ رہے ہیں اور ممبر بھی آپ لوگوں کا مطلب ممبر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان، سلطان خان!

وزیر قانون: سر، چونکہ انکو آئری کا حق بھی حاصل ہوتا ہے، Suspension، میں یہ کر سکتا ہوں کہ جو ہمارا قانون ہے، میرا دل جو چاہتا ہے، وہ ہو سکتا ہے قانون کے اندر موجود نہ ہو، میں آپ سے سچی بات کر رہا ہوں لیکن جو قانون کے اندر ہے تو میں آئی جی تو یہاں پہ جو انسپکٹر جنرل آف پولیس ہے، ان کو یہ کہہ رہا ہوں فلور آف دی ہاؤس سے اور یہ پولیس کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں، یہ Communicate کریں اور میں ان سے سیشن، مجھے ٹائم ملے گا تو میں ٹیلیفون پہ بھی ان سے کہوں گا کہ دیکھ لیں، اگر وہ پوچھ لیں اور اس کو مثلاً Close کر دیں یا Even اگر ان کو تھوڑا سا موقع دیں Personal hearing کی، Suspension کی بھی بات ہوئی، میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ وہ Suspend نہ ہو، Suspend بھی کریں، آئی جی سے میں، ادھر سے ہی I am instructing the Police Department اور آئی جی سے میں کہہ رہا ہوں یہاں سے کہ آپ اس معاملے کو فوراً دیکھ لیں اور اگر وہ مطمئن ہوں گے تو پریویج کمیٹی سے پہلے وہ پھر ایکشن لیں ورنہ پریویج کمیٹی میں ہم اس کو ضرور دیکھیں گے جی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion No. 68, moved by the honorable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

محترمہ نگہت یا سمین اور کرنٹی: جناب سپیکر صاحب، میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم!

محترمہ نگہت یاسمین اور کرنی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ ماسک نیچے اس لئے کر رہی ہوں کہ Suffocation سی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پہ چونکہ یہ اے سی ہمارے لئے سب سے خطرناک ہے، یہ ایک دوسرے کو کورونا کا وائرس لگانے کا باعث ہے جس کی وجہ سے فلائٹس بھی مطلب جو بند ہوئی ہیں کیونکہ یہی اے سی جب یہ مطلب Circulate کرتا ہے تو اس سے اگر کوئی بھی Positive بندہ اگر ہال میں بیٹھا ہوتا ہے تو اس کی آواز سے یا اس کی سانسوں سے یہ Circulate ہو کے پھر ایک بندے پہ، مطلب ایک بندے کو لگتا ہے، تو مہربانی کریں میں اپنے آنریبل چیف منسٹر کا، جو ہاؤس کا، جو ہمارا اپوزیشن لیڈر ہے، انہوں نے بات کی تھی اس بات پہ کہ ریگولر ہونا چاہیئے یہ، لیکن جناب سپیکر صاحب، اس میں کچھ وقفہ ہونا چاہیئے تاکہ کسی بندے کو اگر ہو تو اس کو Symptoms ظاہر ہو جائیں، مطلب ہم لوگ یہاں پہ آپ کا سٹاف بھی Risk پہ ہیں، ہم بھی Risk پہ ہے اور چونکہ اے سی ہے تو یہ اس کا واحد طریقہ ہے کہ جو کسی کو لگ سکتا ہے۔ میں اب آتی ہوں اپنی اصل بات کی طرف، یہ تو میں نے آپ کو ایک بات کی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہماری گورنمنٹ جو کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ ہے Although کہ وہ ہمیں اپنی گورنمنٹ کا ایک حصہ یا اپوزیشن کا حصہ نہیں سمجھتے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ کے پی کے گورنمنٹ نے Ventilators کروڑوں کی تعداد میں خرید لئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ان Ventilators کا مطلب تب مثبت نتائج آتے جب یہاں پہ یعنی Anti secure جو ہے، Anti secure اس کو کہتے ہیں کہ جو کورونا، یہ چونکہ Ventilators کو صحیح طور پہ اس کے پریشر کو چیک کر کے وہ اس کو چلا سکتے ہیں اور جب ہمارے پاس پورے کے پی میں صرف دو Anti secure تھے جس میں ایک نے ستمبر میں چھوڑ دی، کیونکہ یہ بہت Important لوگ ہوتے ہیں، یہ میں ڈاکٹرز کی بات بھی نہیں کر رہی ہوں، میں ٹیکنیشنز کی بات بھی نہیں کرتی ہوں لیکن یہ لوگ اور Anesthesia والے لوگ جو ہیں، ان پہ زندگی کا دار و مدار ہوتا ہے تو ان میں Anti secure ہمارے پاس دو تھے، ایک لیڈی تھی، ایک مرد تھا، مرد نے پہلے جاب چھوڑ دی اور پھر جب یہ کورونا آیا تو لیڈی نے جاب چھوڑ دی کیونکہ اس کو یہاں سے سیلری صحیح نہیں مل رہی تھی۔ جناب سپیکر صاحب، اس کے علاوہ ہمارے پاس کے پی میں Anti secure ٹریننگ کا ادارہ کوئی بھی نہیں ہے، میں اس پہ قرارداد لانا چاہ رہی تھی لیکن میں نے کہا کہ چونکہ میں یہ بات کر لوں تاکہ حکومتی اور میرے جو دوسرے ہمارے اپوزیشن ممبر کے لوگ

ہیں، اگر وہ اس پہ Agree کرتے ہیں تو پھر ہم قرارداد لے آتے ہیں کہ ہمیں دوسرے صوبوں سے کیونکہ یہ جو کرونا کے لوگ ہوتے ہیں، ان کے پھیپھڑے کھلے ہوتے ہیں لیکن ان کو صحیح مقدار میں آکسیجن کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ Ventilator پر جو بھی گیا ہے تو اس کو چونکہ اس کا طریقہ نہیں آتا جس کی وجہ سے آپ نے دیکھا ہو گا کہ گھر میں جو لوگ Secure ہوئے ہیں، اس سے زیادہ اموات ہاسپتالز میں ہوتی ہیں۔ جو Ventilator گیا ہے، وہ واپس کبھی نہیں آیا اور نہ خدا کسی کو لے کر جائے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یا تو آپ دوسرے، سندھ میں آپ کے پاس ہے، پنجاب میں آپ کے پاس ہے، آپ وہاں سے کچھ لوگ Borrow کریں اپنے لوگوں کو کیونکہ اس میں چھ سال اس کی ٹریننگ میں لگتے ہیں تو چھ سال ہم انتظار نہیں کر سکتے، اپنے لوگوں کی صحت کا اور ان کی اموات کا اور ان کی زندگی کا، تو وہاں سے کچھ لوگوں کو زیادہ Payment کر کے یہاں پر Borrow کریں تاکہ وہ اپنے لوگوں کو ٹریننگ بھی یہاں پر دے سکیں اور اس کا ادارہ بھی بنایا جائے۔ تو مجھے قرارداد لانے کی اگر اجازت دیں تو میں وہاں سے اور یہاں سے کچھ لوگوں کو لے کر دوسری Sitting میں اس قرارداد کو لے آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس طرح کریں میڈم! کہ آپ اور سلطان خان اور تمام باقی پارلیمانی لیڈرز جو ہمارے ہیں، ان کے ساتھ ایک مشترکہ قرارداد لے آئیں، پھر اس کو ڈسکس کر لیں گے۔ دوسری آپ نے ماسک اور اس کی بات کی، تو باقاعدہ ہمارے اس ہال میں ہمارے ریکوریو 1122 والے باقاعدہ سپرے کرتے ہیں اور ہر ٹیبل پر 'گلووز' اور ماسک پڑے ہوئے ہیں تو تمام آرنیبل ممبرز سے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ 'ماسک' آپ پہنا کریں، یہ 'ماسک' آپ کی صحت کے لئے ہیں، یہ شوٹا کے لئے ہم نے یہاں پر نہیں رکھے ہوئے، آپ اگر SOPs follow نہیں کریں گے تو لوگ آپ کو دیکھتے ہیں، آپ پہنیں گے تو لوگ بھی پہنیں گے، اگر آپ نہیں پہنیں گے تو لوگ کہیں گے کہ کچھ بھی نہیں ہے۔ تو میری تمام ممبران سے یہ ریکویسٹ ہے کہ آپ خود SOPs follow کریں گے تو باقی لوگ بھی آپ کو Follow کریں گے۔ تھینک یو ویری جی، جی۔ بابک صاحب، اوس ستاسو دغہ دے جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notices': Mr. Sardar Hussain Babak, to please move his call attention notice No. 1097.

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، آپ ایجنڈے پہ ہے لیکن آج بزنس نہیں ہے، میں بڑے ضروری پوائنٹ پر اس کے بعد بات کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ مجھے اجازت دیں اس کے بعد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کر لیں جی، ایجنڈا ختم کریں، پھر آپ کو میں موقع دیتا ہوں۔

جناب سردار حسین: اوکے، شکریہ جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبائی بونیروڈ موضع محصول کوٹے میں مین شاہراہ پر نکاسی آب کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے علاقہ مکینوں کو سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بین الاضلاع پر ہر وقت پانی کا تالاب کھڑا رہتا ہے، انتظامیہ اور محکمہ مواصلات و تعمیرات کی نااہلی، ناکامی اور غفلت نے مسئلے کو گھمبیر بنا دیا ہے۔ علاقے میں مضر جراثیم اور بیماریاں پھیل رہی ہیں، پیدل آنے جانے والوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، محصول کوٹے کے مکین انتہائی مشکل کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، پرائمری سکول کی موجودگی اور سکول کی پیوست دیوار کے ساتھ سالوں سال گند پانی کھڑا رہتا ہے جس سے بے شمار بیماریاں پھیل جاتی ہیں، لہذا حکومت محصول کوٹے روڈ پر کھڑا پانی اور نکاسی آب کا انتظام فوری طور پر ٹھیک کرنے کی ہدایات جاری کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ موبائیل جس کا بھی ہے، بند کر دیں موبائیل جس آئریبل ممبر کا بھی موبائیل ہے، موبائیل بند کر دیں ورنہ میں لے لوں گا آپ سے۔

جناب سردار حسین: یہ مین شاہراہ ہے، صوبائی بونیروڈ پھر تو غر شانگلہ، رائٹ سائڈ پر ہری پور اور سر، لفٹ سائڈ پر سوات جناب سپیکر، اور یہ مین شاہراہ ہے، بین الاضلاع شاہراہ ہے، میرے خیال میں اکبر خان جواب دیں گے تو مجھے امید ہے ان شاء اللہ کہ جس مسئلے کی نشاندہی میں نے کی ہے، مجھے امید ہے ان شاء اللہ کہ وہ سیریس لیں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): جی شکریہ! جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آئریبل بابک صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا ہے، بالکل اس سے نظر آتا ہے کہ وہاں سیریس سیچویشن ہے، آبادی بھی ہے، چھوٹے بچے ہیں، سکول ہے، میں آج ہی سیکرٹری سی اینڈ ڈپٹی کو ان شاء اللہ، I call him and tell him کہ ایک دو دن کے اندر اس کا Estimate بنائیں اور Annual maintenance کے Ambit میں ان شاء اللہ آتا ہو تو ہم دستی ان شاء اللہ Within a week, ten days آپ کے اس مسئلے کو ان شاء اللہ حل کرا سکیں گے، ٹھیک جی۔ تھینک یو، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! مطمئن بی جی، مطمئن بی۔

جناب سردار حسین: جی سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1127، جناب ملک بادشاہ صالح صاحب!

ملک بادشاہ صالح: تھینک یو مسٹر سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ ماحولیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ اپر دیر کو ہستان PK-10 میں کروڑوں فٹ لکڑی گر کر پڑی ہے جو کہ ضائع ہو رہی ہے اور جس سے مختلف بیماریاں جنگل میں پھیل رہی ہیں اور بڑے بڑے جنگلات مثلاً لاموتی، باڈگونی میں مرض تیزی سے پھیل رہا ہے، اگر حکومت نے بروقت کوئی قدم نہ اٹھایا تو یہ جنگلات مستقبل میں تباہی کا شکار ہو جائیں گے جبکہ مذکورہ لکڑی کے متعلق معلومات محکمہ ماحولیات کے علم میں ہیں۔

جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول، اور آرنیبل جو ذمہ داران ہیں، ان کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ 1991 میں جب معین قریشی پاکستان کے وزیر اعظم بنے، پتہ نہیں آج کل وہ زندہ ہے یا مر چکا ہے لیکن اس نے جنگلات پر غیر قانونی پابندی لگائی اور اس کے تقریباً تیس سال ہو گئے ہیں کہ ایک نسل گزر گئی ہے اس کے درمیان میں، اب سروے ہو چکا ہے کہ اس سے مختلف بیماریاں پھیل رہی ہیں، جو زمین پر پڑی ہے، جو گل سڑ رہی ہے، جو ضائع ہو رہی ہے، اس سے بیماریاں جنگل میں پھیل رہی ہیں اور خود محکمہ کے علم میں یہ بات بھی ہے کہ یہ جو بیمار درخت پڑے ہیں، اگر اس کو نہیں ہٹایا گیا، ان کو مارکیٹ تک نہیں پہنچایا گیا تو یہ سارا جنگل پھر کاٹنا پڑے گا اور یہ جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں، کروڑوں سے اوپر، اتنی تعداد میں ادھر ہیں اور یہ اس کا ورکنگ پلان ہوتا ہے سر، ایک سائنٹفک ورکنگ پلان ہوتا ہے، پھر محکمہ اس کے ٹینڈرز کرواتا ہے اور محکمہ خود لا کر مارکیٹ میں یہ فروخت کرتا ہے، پھر Divide کرتا ہے Forty and sixty، جناب سپیکر، Forty گورنمنٹ کو جاتا ہے اور Sixty قوم کے اکاؤنٹ میں جاتا ہے لیکن حکومت ابھی تک اس پر کوئی توجہ بھی نہیں دے رہی، نہ اس کے علم میں ہے اور نہ اس کو پتہ ہے، جب کروڑوں روپے جنگلات سے نکلتے ہیں تو اس سے کتنی آمدنی ہوگی، گورنمنٹ کو کتنی ہوگی، قوم کو کتنی ہوگی؟ تو اس طرح جو ذمہ دار لوگ ہیں، ان کو درخواست کرتا ہوں کہ آئیں خود کریں، نکالیں اسے، جس طریقے سے آپ نکالنا چاہیں، اس کو نکالیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو پوائنٹ آگیا جی، ji، Concerned Minister to response

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، یہ Pertinent issue انہوں نے اٹھایا ہے ہمارے بادشاہ صالح صاحب، ایم پی اے صاحب نے، اور یہ Genuine issue ہے، جو Issue genuine ہوتا ہے تو میرے خیال میں اس کے اوپر کہنا بھی چاہیے کیونکہ اس کے حل کی طرف جانا چاہیے۔ اب تھوڑا سا بیک گراؤنڈ میں سر! بالکل وہ درست فرما رہے ہیں کہ 1992 میں پہلی مرتبہ 1992 میں ہر قسم کی لکڑی کے اوپر پابندی لگ گئی کہ جنگل سے آپ لکڑی نہیں نکال سکتے، اس کے بعد ایک تھوڑی سی نرمی 2003 کے وقت پر ہوئی، Windfall کی ایک پالیسی آئی اور وہ اسی لئے تھی کہ ایسے جو درخت ہیں جو خشک ہو چکے ہیں کہ ان کو کاٹنا ضروری ہو جاتا ہے یا ان کو نکالنا ضروری ہو جاتا ہے، اس سے نقصان ہی پھر ہوتا ہے، تو ایف ڈی سی مارکیٹ تک لے جانا اور اس کو فروخت کرنے کی ایک پالیسی، Windfall policy کے نام سے بنی لیکن 2013 میں یہ پالیسی پھر ختم کر دی گئی تھی اور اس کی وجہ سے تھوڑے سے پرابلمز آئے ہیں سر، پھر ایک عبوری پالیسی کی 2015 کے اندر منظوری دے دی گئی کہ اس کے ذریعے پھر جو Windfall سے جو لکڑی دستیاب ہوتی ہے تو اس کو کاٹنے اور جنگل سے مارکیٹ تک لانے کے لئے ایک طریقہ کار تھا۔ اب سر، بالکل بڑا اچھا ایٹو انہوں نے اٹھایا ہے، جون 2015 کو Wood policy بھی ہو گئی ہے، اس وقت پالیسی یا مینجمنٹ پلان جو ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کیا کرنا ہے، جو لکڑی پڑی ہوئی ہے جس سے حکومت کا بھی نقصان ہو رہا ہے، لوگوں کا بھی نقصان ہو رہا ہے، کسی کو فائدہ نہیں ہو رہا ہے، ہر طرف نقصان ہی نقصان ہے اور انوائرومنٹ کا بھی، کیونکہ وہ لکڑی تو ویسی بھی پڑی ہوئی ہے۔ تو یہ بالکل Genuine issue ہے اس وقت ڈیپارٹمنٹ اس کے اندر لگا ہوا ہے کہ نیا مینجمنٹ پلان تاکہ اس کے لئے کوئی ایسا پلان تیار کرے کہ وہ کلیئر ہو اور اس پلان کی بنیاد پر یہ لکڑی مارکیٹ تک پہنچ سکے، تو اس کے اوپر میں Commitment دے سکتا ہوں کہ یہ پلان آخری مراحل میں بننے والا ہے تو ان شاء اللہ میں، بلکہ نیکسٹ کیمنٹ میٹنگ میں جو جب بھی ہوگی، دس دن بعد ہوگی، تو یہ مسئلہ ہم کیمنٹ میں لائیں گے تاکہ اس کے لئے پلان کا اعلان کر کے اس کے اوپر کام شروع کر دیا جائے۔ میں بالکل Agree کرتا ہوں، اچھا ایٹو تھا جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بادشاہ صالح صاحب آپ مطمئن ہیں اس سے؟

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، زہ ترینہ بالکل مطمئن یمہ او ان شاء اللہ امید ساتھ۔ زہ جی ہغہ بلہ ورخ، سر جی، یوہ خبرہ کومہ، ہغہ بلہ ورخ زہ لاہرم

هلته، يوه ونه ولاړه وه نويو ماهر وو، ما ترينه تپوس او کړو چې د دې به وخت، نو هغه ما ته اووئيل چې د دې آټه سو سال او شو چې دا ولاړه ده ورستيري کنه جی، په 1955 کښې يوه سروے شوې ده، غازي مرجان صاحب ورته وائي، هغه وئيلي دي چې دا ځنگلې کټ کړئ، دا اوباسي، دا زر کاله جی او شو کنه، د دې نه به نقصان بيماري جوړيږي، نو ان شاء الله زه اميد ساتمه چې په دې به دوي عملدرآمد او کړي او حکومت ته هم ډير زيات خير دے اربونه، او قوم ته هم فائده به وي جی۔

جناب ڈپټي سپيکر: تههیک ده جی، تههیک ده جی، په ايچنډا باندي څو، بيا مخکښي موقع در کومه، ايچنډا پوره کړو جی۔

خيبر پختونخوا او اټرل مجريه 2020 کازير غورلاياجانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 08 & 09: Honourable Minister for Irrigation, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Water Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Sir! I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Water Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Water Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill. First Amendment in paragraph (a) of sub-clause (2) of Clause 3. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in paragraph (a) of sub-clause (2) of Clause 3 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: I beg to move that in Clause 3, in sub-clause (2), in paragraph (a) the word “Chairman” may be substituted by the word ‘Chairperson’.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’-----

وزیر قانون: سر، اس کے اوپر ایک بات صرف میں کرنا چاہوں گا، چونکہ کنڈی صاحب نے محنت کی ہے اور اس میں امینڈمنٹس وہ لائے ہیں، انہوں نے تو Explain نہیں کیا، یہ والی جو امینڈمنٹ ہے، یہ پہلی والی جس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ چیئر مین کی جگہ چیئر پرسن لکھ دیں تو انہوں نے میرے خیال میں یہاں پر جو ہماری خواتین ممبرز بیٹھی ہوئی ہیں اور آپ کی وساطت سے میں نگہت اور کرنٹی صاحبہ کو بھی، اگر وہ ہاؤس کو توجہ دے دیں گپ شپ لگانے کی بجائے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت اور کرنٹی صاحبہ! میڈم نگہت! آپ سن لیں۔

وزیر قانون: تو میں خاص کر کنڈی صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور خواتین اگر میرے خیال میں اس کو Appreciate کر لیں، ایک تو انہوں نے، پہلے سن تو لیں کہ کیا کوئی اچھی بات کی ہے کہ بری بات کی ہے؟ تو سر، یہ ہچھلی اسمبلی میں میرے ساتھ ایک ممبر بیٹھے ہوئے تھے، میں ان کا نام نہیں لوں گا، تو ہم آپس میں گپ شپ لگا رہے تھے تو اس میں کسی نے کوئی بات کہہ دی تو لوگوں نے ڈسکس بجانا شروع کئے تو اس نے بھی ساتھ ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے ڈسکس بجانا شروع کیا، میں نے کہا، کیا ہو گیا جی، کیا کوئی بات آپ کو؟ انہوں نے کہا کہ سب بجا رہے ہیں میں بھی بجا رہا ہوں، بس ٹھیک ہے، تو آپ پہلے سن تو لیں کہ اس میں ہے کیا؟ انہوں نے چیئر مین کی جگہ چیئر پرسن کر دیا ہے تو ہماری جو خواتین ہیں، ان کو میرے خیال میں Gender sensitive کر دیا ہے۔ دوسری بڑی اہم بات ہے اس میں، یہ جو چیئر مین ہے تو یہ چیف منسٹر ہیں اس بل کے اندر، تو کنڈی صاحب نے یہ Foresee کیا ہے کہ آنے والے وقتوں میں کوئی خاتون وزیر اعلیٰ اس صوبے میں آئیں گی تو اس کی وجہ سے انہوں نے یہ امینڈمنٹ پیش کی ہے، تو میرے خیال میں اس کو ذرا Appreciate کرنا چاہیے کہ انہوں نے ایک اچھی امینڈمنٹ پیش کی ہے، ہم سپورٹ کرتے ہیں جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in paragraph (q) of sub-clause (2) of Clause 3. Mr Ahmad Kundi, to please move his amendment in paragraph (a) of sub-clause (2) of Clause 3 of the Bill. Ahmad Kundi.

جناب احمد کنڈی: شکر یہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احمد کنڈی صاحب کا مائیک آن کریں، احمد کنڈی صاحب کا مائیک آن کریں، یہ سسٹم خراب نہیں، احمد کنڈی صاحب کا مائیک کیوں آن نہیں ہو رہا؟

جناب احمد کنڈی: شکر یہ، سپیکر صاحب۔ سلطان صاحب نے اتنی تعریفیں کر دی ہیں میری تو میرے خیال میں جو میری مزید امنڈ منٹس ہیں، ان کو میں Withdraw کرتا ہوں، اتنی تعریفیں تو میرے خیال میں میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں اور ہم نے ان سے کافی، سلطان صاحب سے میں ذاتی طور پر، میں تو فرسٹ ٹائم آیا ہوں، میں تو سلطان صاحب کھڑے ہوتے ہیں تو ان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے تو ان کے یہ جو الفاظ ہیں میرے لئے، میرے لئے قابل عزت ہیں اور باقی جو امنڈ منٹس ہیں، اس خوشی میں Withdraw کر رہا ہوں سر۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Withdrawn ji, thank you. The motion before the House is that Clause 3, as amended, may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 3, as amended, stands part of the Bill. Amendment in Clauses 9 to 59 of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 9 to 59 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 9 to 59 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 9 to 59 stand parts of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر اور سیکرٹری اسمبلی آپس میں کچھ بات کر رہے ہیں)

Mr. Deputy Speaker: Speaker: Amendment in Clauses 4 to 16 of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 4 to 16 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 4 to 16 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 4 to 16 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

خیبر پختونخوا واٹر بل مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Irrigation, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Water Bill, 2019 may be passed.

جناب سلطان محمد خان: سر! میں یہ Passage کی جو موشن ہے، اس سے پہلے صرف میں ایک منٹ یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ یہ ایری گیشن ڈیپارٹمنٹ نے بڑی محنت کی ہے اس ایکٹ کے اوپر، اس بل کے اوپر جو آج ان شاء اللہ ایکٹ، اور انہوں نے بہت محنت کی ہے، بہت کام اس کے اوپر کیا ہے، میرے خیال میں اچھا کام ہو تو اس کو Appreciate کرنا چاہیے، اس کے اندر واٹر کمیشن بنے گا، اس کے اندر اتھارٹی بنے گی اور یہ ایک Comprehensive قسم کا قانون ہے جو کہ Water conservation بھی اس کے اندر موجود ہے، Drinking water کی جو کوالٹی ہے جو آج کل سیوریج اور Drinking water آپس میں Mix ہوتے ہیں، اس کے نظام کو ٹھیک کرنے کے لئے، اس کے اندر Provisions موجود ہیں، جو Controlled water ہے، اس کے سسٹم کو بلکہ سر، اس دن جو ایک ایڈجرنمنٹ موشن یہاں پر ایڈمٹ ہوئی ہے اور میرے خیال میں Next week کنڈی صاحب نے وہی ایڈجرنمنٹ موشن، جو ہماری Water utilization ہے، تو یہ آپ دیکھ لیں، کنڈی صاحب کی نیت صاف ہے، انہوں نے ایڈجرنمنٹ موشن اس دن جمع کی تھی کہ Water utilization ہم کیسے کر رہے ہیں اور آج یہ Landmark ایک قانون ہے، یہ ہم بات کر رہے ہیں تو میرے خیال میں تھوڑا سا ممبرز کے لئے، ان کو پتہ بھی ہونا چاہیے اور جو ہمارا ایری گیشن ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کو ضرور داد بھی ملنی چاہیے، انہوں نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔

(تالیاں)

Minister for Law: Sir! I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Water Bill, 2020 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Water Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

رسمی کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب، بابک صاحب! د دے نہ پس بیا تاسو او کړئ جی۔

مولانا لطف الرحمان: شکریہ جناب سپیکر، بات یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میں نے ریکویسٹ کی تھی آپ سے پہلے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب! انہوں نے ریکویسٹ کی تھی پہلے، اس کے بعد آپ کر لیجئے جی۔
جناب بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! آج حاضری بھی کم ہے۔ یہ توله صوبہ کبني جناب سپیکر، لوڈ شیڈنگ داسی خانی تہ رسیدلے دے، زما خیال دا دے چي خومره ممبران دی د هغوی په تولو علاقو کبني لوڈ شیڈنگ ډیر زیات دے، وولتیج جناب سپیکر، ډیر زیات کم دے او بیا د هغی نه زیاته نقصانی خبره دا ده جناب سپیکر، چي د بجلی نه د تلو تائم معلوم دے او نه ئي د راتلو تائم معلوم دے، په کلو کبني په دي توله صوبه کبني دا خومره چي Accessories دی، دا د بجلی آلات دی په کورونو کبني د روزمره جناب سپیکر، هغه ډیره حده پورې لگیا دی سوزی۔ ما د بجت سپیچ دوران کبني هم دا خبره کړې وه جناب سپیکر، مونږه هغه صوبه یو او ما دا خبره په فلور مخکبني هم کړې وه چي مونږ شپږ زره میگاواته بجلی پیدا کوؤ او دا هغه بجلی ده چي اوسطاً دا شپږ زره میگاواته بجلی په پاؤ باندي یوه روپي، یوه نیمه روپي باندي جناب سپیکر، مونږ یونت بجلی پیدا کوؤ۔ جناب سپیکر، زمونږ ضرورت درې زره میگاواته دے، درې زره میگاواته دے، زمونږ سسټم ته دوئی را کوی مونږ له 1700 میگاوات بجلی،

د زمانو نه جناب سپيکر، دا ترانسميشن لائنز چې دی، دا ستاسو علاقه کښې هم، دا زمونږه علاقه کښې هم، دا په هره علاقه کښې دومره بوسیده دی چې دا Afford کولې نشی، دا برداشت کولې نشی، فیډرز 'ټرپ' کيږی، ترانسفارمرز سوزی، لائن لاسز کښې روزانه اضافه کيږی او جناب سپيکر، دا کار زمونږ د دې صوبې سره ارادتا کيږی او دا دیو ډیر لوڼې منظم منصوبې د لاندې کيږی خو ټول عمر چې که په دې صوبه کښې به د مختلفو پارټو مخلوط حکومت وو، مرکز کښې به د بلې پارټې حکومت وو، په دې اسمبلی کښې یو دومره پریشر جوړ شو، یو اتفاق راتی به جوړه شوه چې مونږ به مرکزی حکومت پریشرانز کړو په هر مد کښې او جناب سپيکر، اوس خو خلق دې ته خوشحاله شو چې د پی تی آئی په دې صوبه کښې هم حکومت دے او د پی تی آئی په مرکز کښې هم حکومت دے، خلق دې ته خوشحاله وو، په دوه کاله کښې چې که یواځې زه د بجلتی خبره اونکرېم، په هر مد کښې خبره او کرېم نو صوبائی حکومت خو څوگند خوړلے دے چې دوئی به د صوبې د حق خبره نه په پی تی آئی کښې او کړی او نه به ئې په مرکز کښې او کړی خو د هغې نه سیوا څوگند ورته مرکزی حکومت خوړلے دے چې زه نه پوهیږم چې دې صوبې له د کوم جرم سزا ورکوی او زه په دې خبره هم حیران یم چې دا د پی تی آئی زمونږه ملگری چې ممبران دی، اول خو چې دوئی په اپوزیشن کښې وو، نواز شریف غل دے، زرداری صاحب غل دے، کرپشن دے، نااهلی ده، بدې رشوتې دی، هغه قصې لا مونږ تر اوسه پورې اوږو جناب سپيکر، بدلون پکښې دا راغے چې اوس پکښې وائی چې دغلته هم مافیا ده، دغلته هم مافیا ده، یا هلکه دا تاسو چې دومره لوڼې لوڼې خبرې کولې او دا ټوله دنیا مو ځان ته متوجه کړې وه او دا الزامونه به مولگول او دا یقین دهانتي به مو دې اولس له ورکولې چې دغه ټول حکمرانان کرپټ دی او دا نااهله دی او تاسو ایماندار هم یئی او تاسو اهل هم یئی او تاسو کرپټ هم نه یئی، نتیجه ئې نن دا ده جناب سپيکر! نتیجه چې نن زما د بجلتی حال څه دے؟ بیا دې ته اوگوره د قامی مسائلو نه ئې ذاتی جاگیر جوړ کړے دے، دا د بجلتی په قیمت کښې اضافه، بیا ما ته پښتونخوا ته چې په یو روپئی یونټ بجلتی زه پیدا کومه، ته هغه بجلتی ما له په نورلس روپئی یونټ راکوې، د بجلتی منافع هم نه راکوې، دلته ورته صوبائی

حکومت ملاؤ دے، دا خبرہ ما په بجٹ کبني هم او کړه جناب سپيکر، چې زما د صوبائي حکومت پخپله د اے جی این قاضی فارمولې د لاندې پينځه نیم سوه اربه روپئی قرضه چې مرکز ته ده، دا صوبه ئې نه Claim کوی، دا صوبائي حکومت د ټولو نه لوئې مجرم دے زما د دې صوبې د خلقو، دا اختیار صوبائي حکومت له چا ورکړے دے چې زما د دې غريب اولس پينځه نیم سوه اربه روپئی د اے جی این قاضی فارمولې د لاندې قرضه ده مرکز ته او ته ئې Claim کوي هم نه؟ جناب سپيکر، صوبائي حکومت د دا خبره واوری، مونږ بيا بيا آفر او کړو، ما بجٹ تقرير کبني هم آفر او کړو، دلته پرويز خټک صاحب ناست وو، مونږ د اپوزيشن او د حکومت يوه جرگه جوړه کړه، خواجه آصف صاحب وزير وو، راواخله ريکارډ د 2013 نه واخله تر 2018 پورې چې قسط وار پيسې خو، هغه قسط وار پيسې تاسو ته ملاؤ شوی دی۔ زه نن د صوبائي حکومت نه هم دا تپوس کوم چې تاسو له دا اختیار چا درکړے دے چې د صوبې د اولس قرضه تاسو د مرکز نه غواړئ نه، تاسو شونډې تړلې دی، تاسو خاموشه یئ، اپوزيشن بيا بيا تاسو ته آفر کوی چې راځئ چې يوه جرگه جوړه کړو، لاړ شو جنګ ورسره نه کوؤ چې لاړ شو، شر ورسره هم نه کوؤ چې لاړ شو احتجاج هم د هغوی خلاف نه کوؤ خو دومره خو مسلمانئې له او کړئ چې ټائم خود وزير اعظم نه واخلتئ، ټائم خود مرکزی حکومت نه واخلتئ چې مونږ لاړ شو او خبره ورته او کړو چې دا دهشتگردئ ځپلې صوبه چې په مرکزی بجٹ کبني څه برخه نه را کوی، بجلی ما له برابر نه را کوی، بجلی ما له پخپل قیمت نه را کوي، د بجلئې منافع ما له نه را کوي، خپل بقايا جات ما له نه را کوي، دا خو سازش دے، دا خود سازش د لاندې بيا د پي ټي آئی حکومت دلته راغله دے، دا حکومت د پي ټي آئی جناب سپيکر! ما له به ټائم را کوي، دا ډيره لويه الميه ده، نن دلته د 923 ارب روپو بجٹ پاس کړو، گرځوئ کنه کتابونه لاس کبني، کله يو دفتر ته څه او کله بل دفتر ته څه، په يو ځانې کبني يوه آنه نشته جناب سپيکر، صوبه په مالی توگه ديوالیه شوه، په انتظامی توگه خود دوي ديوالیه کړه، نن به دوي يو سيکرټري کبنيوی، وختی هم ما خبره او کړه، درې مياشتې نه وې شوې چې هغه به بدل کړی، نن به کمشنر کبنيوی سبا به ئې بدل کړی، دا ای ډی اوزا و دا ډی ایس پيز

دا خو لا پریرده جناب سپیکر، په مالی توگه زه دا گنرم چې دا د مرکزی او صوبائی حکومت گټه جوړ دے، دا خو گټه جوړ دے، دا خو گټه جوړ دے، مونږ دا آفر کوؤ، مونږ دا آفر کوؤ چې بهی راپاڅی خبره او کړی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بایک صاحب! تاسو خبره او کړه، ستاسو خبرو کښې او د صلاح الدین صاحب خبرو کښې بیا هغه Difference راغے، تاسو وایئ زر زر بدلوی او هغه وائی هډو بدلوی ئې نه۔

جناب سردار حسین: ستاسو په خبره جی نه پوهیږم، یو خو که دا ساؤنډ مو صحیح کړو او که اسمبلی کښې پیسې نه وی نو زه آفر کوم چې زمونږ د دې ایم پی اے گانو نه دا پیسې کټ کړی خو دا ساؤنډ خو برابر کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زما خبره واؤری جی، ما وئیل صلاح الدین صاحب او ستاسو خبره کښې Difference راغے۔

جناب سردار حسین: هغه څنگه؟

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه وائی ډیر وخت نه ناست دے، تاسو وایئ زر زر ئې بدلوی۔

جناب سردار حسین: ما خو دواړه خبرې او کړی، ما خو وئیل دواړه، ما وختی هم دا خبره او کړه۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چې زر زر ئې بدلوی نو په هغې بانډې هم اعتراض دے نو دغه خبره خو دغه شوه جی۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، ما واؤره، ما وختی او وئیل چې هلته هم په Extreme بانډې چې کوم افسر ئې خوښ وی نو شپږ شپږ کاله ناست وی، ما وختی هم خبره کړې وه خو ستاسو به ورته فکر نه وو او چې کوم ئې نه وی خوښ نو درې میاشتی ئې هم نه پریردی، هلته هم په Extreme وی او دلته هم په Extreme وی چې ما ورته بیا او وئیل چې د پوستنگ او د ترانسفر پالیسی پرته ده، په هغې عمل او کړی۔ جناب سپیکر، زه درخواست کوم حکومت ته چې دا د صوبې شریکه مسئله ده، تاسو ولې په سی سی آئی کښې غږ نه کوئ، تاسو کورټ ته ولې نه ځئ؟ خو یو ډیره المیه دا ده چې د پی ټی آئی سره 96 منتخب ممبران دی، په 96 ممبرانو کښې د دوی سره ترجمان نه وو چې په هغه 96 ممبرانو کښې دوی

ترجمان واخلی چي حکومت، نن خو هغه اسمبلی ته راتلی هم نشی، نن خو هغه اسمبلی ته راتلی هم نشی۔ جناب سپیکر! مونږ دا منو چي که په هره طریقہ، زه په هغی بحث کبني تلل نه غواړم او نه د دې نه بحث جوړول غواړم جناب سپیکر، خو دا خوده کاله او شو درې کاله پاتې دی، نن زمونږ د 923 ارب بجت، نن راځی چي حساب کتاب اوکړو، زما د کرک گیس خو ملتان ته ډائریکت اوریسیدو ملتان ته، جناب سپیکر! پکار ده چي دوی آواز پورته کړی، ولې دوی پښه نشی کینودې، ولې دوی منع کولې نشی؟ جناب سپیکر! جنوبی اضلاع له راتلی تاسو نه ورکوی، په 24 گهنټو کبني د اربونو روپو آئل چي دی، کروډ آئل چي دی، دا هلته پت شو، دا هلته پت شو، دا غلا شو، دا غلا شو، د دې ذمه وار څوک دے، دا نااهلی نه ده، دا غفلت نه دے؟ جناب سپیکر! دا اسمبلی ده، مونږ له به څه تائم را کوی چي مونږ په دې خبرې اوکړو۔۔۔۔۔

جناب ډپټي سپیکر: بابک صاحب! په دې باندې تاسو په شریکه باندې څه موشن څه راوړئ، یو ورځ ورله مختص کړئ چي په ډیټیل باندې په کوم شی باندې خبرې کول غواړئ ډیټیل سره، بالکل خبرې په هغې باندې اوکړئ، تاسو یو دغه پرې راوړئ ریزولیشن راوړئ، قرارداد راوړئ، څه شے چي راوړئ Jointly چي په هغې باندې په ډیټیل سره خبرې اوشی۔

جناب سردار حسین: سر، د اسمبلی ریکارډ راواخله چي تراوسه پورې زما څومره موشن دی، د دې ډسکشن د پاره منظور شوی دی، ما ته یو موشن تاسو او بنایئ چي په ایجنډا کبني تاسو ایښودې دی چي نن په هغې باندې ډسکشن دے۔ زما د اندازې مطابق د بیس پچیس موشن زموږه اسمبلی منظوری ورکړې ده، خوشدل خان دلته ناست دے چي په هغې د ډسکشن اوشی خو تاسو ئې په ایجنډا راوړئ نه۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب ډپټي سپیکر: سیکرټری صاحب! دا بابک صاحب چي کومه خبره اوکړه، د دوی چي کوم دغه دے، په ایجنډا باندې د رولز مطابق چي کوم راځی، په نمبر باندې هغه ورله راوړئ۔

جناب سردار حسین: زہ جناب سپیکر، دا خبرہ د دے د پارہ نہ کوم، زہ خپلہ راغونډو، زہ خپلہ خبرہ راغونډو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او کړئ جی۔

جناب سردار حسین: دلته حکومت ته یو وارې بیا زه ورته آفر کوم ډیر په سنجیدگۍ سره چې مهربانی او کړئ چې ستاسو کوم کچن کینټ دے، نن کینټ وزیر اعلیٰ سره، نن مشوره خپله او کړئ، مونږ د رسره بهنۍ تیار یو چې لار شو چې د هغوی نه تپوس او کړو، نن که دلته زما دا ورور په جنوبی او شمالی وزیرستان باندې د ټارگټ کلنگ خبره کوی نو تاسو ئې Snuff کړئ، که په انټرنټ باندې هلته خبره کوی چې انټرنټ نشته، تاسو ئې Snuff کړئ۔ جناب سپیکر، داسې نه کیږی، دا صوبه به چلول غواړی، دا صوبه به رااوچتول غواړی، مونږه خو تاسو ته گوره مونږه د هغه اپوزیشن کردار نه ادا کوؤ، په بجټ اجلاس کینټ ته سندھ ته او گوره، ته قومی اسمبلی ته او گوره، ته پنجاب اسمبلی ته او گوره، ته خپل سینیت ته او گوره، دا کریډټ اپوزیشن ته ځی، دا کریډټ اپوزیشن ته ځی چې دلته لیډر آف دی هائس راغلو، ما ټول اپوزیشن ته ریکویسټ او کړو چې نه زمونږ د دې صوبې څه روایات دی، په هغه روایاتو باندې د رسره جناب سپیکر، څو خودا د مصلحت په خاطر باندې، دا د وزارتونو په خاطر باندې که د صوبې او د صوبې د اولس د بچو په حق باندې تاسو خبره نه کوئ نو بیا به جنګ وی، دا کهلاؤ اعلان کوم چې بیا به جنګ وی او بیا به داسې جنګ وی جناب سپیکر، چې بیا به مونږ مخکینې یو او بیا به دا حکومت راپسې وی نو دا به داسې نه وی۔ بیا بیا مونږه آفر کوؤ دا صوبه په مالی توگه باندې دیوالیه ده، دلته خپلو یونیورسټو ته او گوره، زما یونیورسټی دیوالیه شوې جناب سپیکر، نن چې کوم د بجټ نه مخکینې چې په کوم ځانې کینټ تاسو ورته ریلیز کړے وو، عین په موقع باندې تاسو پچاس پرسنټ کټ اولگولو، ولې؟ تاسو سره څه شته نه؟ صوبې سره هیڅ هم نشته، دا زمونږ حق دے جناب سپیکر، پکار ده چې مونږ د دوی د پارہ یو ځانې کینټ او زه په آخره کینټ بیا تاسو ته آفر کوم چې مهربانی او کړئ، که په دې هفته کینټ وی که په بله هفته کینټ وی، حکومت مونږ له جواب راکړی چې مونږه لار شو او ډیر په شرافت، ډیر په مهذبه طریقہ مرکزی

حکومت سرہ خیرہ اوکرو چپی بھٹی دا زمونبرہ قرضہ دہ، دا زمونبرہ دہ صوبی لہ
راکری جناب سپیکر۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب، لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: شکریہ جناب سپیکر۔ سردار حسین صاحب نے بات کی اور اس حوالے سے تقریباً
پچھلے Tenure میں بھی ہم نے ہمیشہ اس صوبے کے حقوق کی بات کی ہے اور کوشش کی ہے کہ حکومت
کے ساتھ ملکر اس پورے صوبے کے لئے ہم وہ حق حاصل کریں جو اس صوبے کا حق بنتا ہے اور اس کو ملنا
بھی چاہیے اور یہ نہیں کہ وہ خدا نخواستہ کوئی بھیک مانگ رہے ہیں، یہ اس صوبے کا حق بنتا ہے اور اس
صوبے کے حق کے لئے ہم لڑائی لڑتے ہیں تو ہم نے تو ہمیشہ آفر کی ہے اور اس Tenure میں بھی، پچھلے
Tenure میں بھی کہ تمام جتنے بھی اس صوبے کے ہمارے مسائل ہیں، ان کو مشترکہ طور پر اگر ہم اٹھائیں
گے تو ایک مضبوط آواز ہوگی اور وہ حقوق ہم اپنے صوبے کے لئے حاصل کر سکیں گے۔ تو اس میں تو ہمیشہ
ہماری طرف سے آفر ہے کہ اگر صوبے کے حقوق کی بات ہوگی تو ہم آپ کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہوں
گے لیکن ایک بات ہے کہ یہ اس کی جرات کر لیں کہ اپنے صوبے کا حق حاصل کرنے کے لئے آواز تو
اٹھائیں کم از کم، تو ایک بھر پور آواز ہوگی جناب سپیکر۔ دوسری سپیکر صاحب، میں یہ بات کر رہا تھا کہ منسٹر
لہ نے ایک بات کی بل کے حوالے سے اور میں تو اس بل کے حوالے سے بات نہیں کر رہا ہوں، میں ایک
جنرل بات کر رہا ہوں، میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ منسٹر لہ نے کہا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ بل کے حوالے
سے اسمبلی کو بھی معلومات ہوں اور اسمبلی کو بھی ہم بتا سکیں، میں پہلے بھی ایک دو دفعہ ذکر کر چکا ہوں اس
حوالے سے کہ ہمارے جتنے بھی بلز آئیں تو ہمیں رولز میں Changing کرنی چاہیے، یہ میری ریکویسٹ
ہے پورے ایوان سے آپ کے توسط سے کہ پہلے بل آئے تو وہ کمیٹی میں جانا چاہیے تاکہ Detailed اس پر
ڈسکشن ہو اور ڈسکشن کے بعد وہ اس اسمبلی میں آئے جناب، تب جا کے معلومات ہوں گی اور پھر اسمبلی
میں بھی اس پر ڈسکشن ہونی چاہیے لیکن اگر آپ نے بل پاس کرنا ہے، صوبے کے لئے قانون بنانا ہے تو خدا
کے لئے اس میں سنجیدگی ہونی چاہیے اور صوبے کے لئے قانون بننے جا رہا ہے تو پھر ہم آئے روز اس میں
امند منٹس کر رہے ہوتے ہیں، اس لئے کہ ہم نے اس کا تفصیلی جائزہ نہیں لیا ہوتا اور اس میں مشاورت
نہیں ہو پاتی اور اس پر جو تنقید آسکتی ہے اپوزیشن کی طرف سے یا دوسرے ممبران کی طرف سے یا اس میں
اچھی مشاورت آسکتی ہے تو وہ ہم وصول نہیں کرتے، حاصل نہیں کرتے جس کی بنیاد پر ہماری قانون سازی
میں Flaw ہوتا ہے اور اس کا نقصان پورے صوبے کو اٹھانا پڑتا ہے کیونکہ اس قانون نے نافذ ہونا ہوتا ہے

عوام کے اوپر اور جب آپ عوام کے اوپر نافذ کرتے ہیں اور پھر وہ عملداری اس کی نہ ہو جناب سپیکر، کیونکہ بعض قانون ہم بنا لیتے ہیں، ایک اچھا نعرہ اس نام پر ہم بنا لیتے ہیں کہ ہم نے بہت بڑا تیر مارا ہے لیکن درحقیقت اس میں یہ ہوتا ہے کہ آپ اس پر عملداری نہیں کر سکتے ہیں اور جب آپ اس کی عملداری نہ کر پائیں تو اس قانون بنانے کی ضرورت کیا ہے؟ تو جناب سپیکر، ہم نے بہت سارے پچھلے Tenure میں ایسے قوانین بنائے، ایسے بلز ہم لائے، ایسے بلز اس اسمبلی سے پاس کئے جن پر ہم عمل نہیں کر سکے اور پھر ہمیں اس کو واپس لینا پڑا۔ تو لہذا میری ریکویسٹ ہے اس پورے ایوان سے اور پوری سنجیدگی کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں کہ اگر ہم اس رولز میں تبدیلی کر لیں اور باہر بھی پچھلے پانچ سال میں آپ ہمیں باہر اسمبلیوں میں بھیجتے رہیں، دنیا کی اسمبلیاں ہم نے دیکھیں، وہاں سے جو ہم نے سیکھا، وہ بھی یہی ہے کہ بل اگر پہلے بنتا ہے تو پہلے اس کمیٹی میں جاتا ہے، کمیٹی میں Detailed discussion ہوتی ہے اور اس کے بعد جا کر وہ اسمبلی میں آتا ہے اور پھر اسمبلی میں بھی اس پر ڈسکشن ہوتی ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا ایک اقدام کرنا ہو گا، ایک قدم آگے جانا ہو گا، ایک سنجیدگی کی طرف ہمیں اس کو لے جانا ہو گا، آخر ہماری ایک اسمبلی ہے، پورے صوبے کی نمائندگی کرتی ہے، تقریباً تین ساڑھے تین کروڑ لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے تو اس قانون میں سنجیدگی ہونی چاہیے، اس کی عملداری ہونی چاہیے جب ایک دفعہ ہم قانون پاس کریں تو اس پر عملداری ہو لیکن وہ پورے پراسیس سے گزرے، پوری سنجیدگی کے ساتھ وہ قانون بنے اور لوگوں کے لئے بنے، لوگوں کے فائدے کے لئے بنے جناب سپیکر، تو اس میں پہلے کمیٹی میں جائے، کمیٹی میں ڈسکشن ہو اس پر، تمام پارٹیوں کی اس پر رائے آسکتی ہے، اس کے بعد آپ یہاں اسمبلی میں اس کو لا سکتے ہیں، اسمبلی میں اس پر ڈسکشن ہو سکتی ہے لیکن اس رولز میں اگر یہ تبدیلی لائی جائے، میرے خیال میں آپ دوسری اسمبلیوں کو دیکھ لیں، قومی اسمبلی کو دیکھیں تو قومی اسمبلی میں بھی پہلے کمیٹی میں بل جاتا ہے اور اس کے بعد اسمبلی میں آتا ہے تو یہ اقدامات آپ کریں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں ضرور۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان محمد خان صاحب۔

وزیر قانون: یہاں پر چونکہ مولانا لطف الرحمان صاحب نے بات کی ہے اور وہ (مداخلت) سر! حکومت کی طرف سے بھی کوئی Stance آنا چاہیئے، اس طرح تو پھر ہم یہاں پر خاموش بیٹھے ہوں اور ہم کوئی جواب نہ دے سکیں، میں ریکویسٹ کروں گا کہ ہم بھی جب بات کریں تو جس طرح ہم حوصلے سے سنتے

ہیں، آپ بھی سن لیا کریں سر، پھر میں، مولانا صاحب نے (مداخلت) سر، پھر اس طرح تو نہیں ہوگا، میری بات ہوگی پھر اس کے بعد بات کر لیں، کیا اس میں مسئلہ ہے، یہ کیا ہے؟
جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! یہ Cross talk نہیں ہوتی، ان کا پوائنٹ آف ویو جو آئے گا، ایک ہی بات کی Repetition بار بار۔۔۔۔۔

وزیر قانون: پھر ہمیں بھی کچھ بولنے دیں نا، اگر ہم بھی۔۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: بار بار ایک ہی چیز کی Repetition ہوتی ہے تو وہ مزہ نہیں ہوتا۔
وزیر قانون: سر! میں اپنی بات کرنا چاہتا ہوں آپ کی اجازت سے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی سلطان صاحب!

وزیر قانون: مولانا صاحب نے بڑی اہم بات کی ہے لیجبلیشن کے حوالے سے اور میں ان کے ساتھ Fully agree کرتا ہوں کہ اس ہاؤس کے اندر جتنی ان بلز کے اوپر ڈسکشن ہوگی، Deliberation ہوگی اور جانچ پڑتال اس چیز کی ہوگی مختلف فورمز پر، فلور کے اوپر کمیٹیز کے اندر، تو وہ ایک اچھی قانون سازی ہوگی لیکن ایک گلہ بھی میں ضرور اس کے ساتھ، میں ضرور ایک گلہ اپنے محترم جو میرے اپوزیشن کے لیڈرز ہیں، ان سے بھی کہ اپوزیشن کے اگر ایم پی ایز ہیں، ان سے ایک گلہ ضرور ہے کہ مثلاً آج جو یہ واٹر بل ہم نے پاس کیا ہے تو اگر اس کو ریکارڈ پر آپ دیکھ لیں تو میرے خیال میں چھ سات مہینے ہو گئے ہیں کہ یہ اس ہاؤس میں Introduce ہو چکا ہے، یہ ہو چکا ہے Introduce، اگر کنڈی صاحب اس کے اندر امنڈ منٹس لاسکتے ہیں تو اور کسی بھی ممبر کا اگر انٹرسٹ ہوتا تو ان چھ سات مہینوں میں ایک سادہ کاغذ پر امنڈ منٹس لکھ کر اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع ہو سکتی تھیں۔ دوسری بات سر، جب یہ چھ سات مہینے پہلے جب بھی یہ Introduce ہوا تو رولز میں بہتری ہونی چاہیے، میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ رولز میں بہتری کی گنجائش نہیں ہے لیکن یہ موجودہ رولز سے بھی تو کوئی فائدہ اٹھائیں نا، اس سے ہم فائدہ نہیں اٹھاتے تو آگے جا کر اگر رولز بہتر بھی ہو جائیں تب بھی ہم فائدہ نہ اٹھا سکیں، مثلاً ہمارے پاس Rule 82 موجود ہے کہ انٹروڈکشن کے بعد Motion after introduction، اس میں اگر آپ دیکھ لیں جی تو یہ Rule 82 (1) (b) ہے “that it be referred to appropriate Standing Committee or a Select Committee” اگر ایک ممبر موشن موو کرے گا اور ہاؤس اس کے ساتھ Agree کرے گا تو یہ جائے گا سٹینڈنگ کمیٹی میں اور میں آپ کو مثال دے دوں کہ جب یہاں پر Domestic

Violence کا بل پیش ہوا تو ہمارے یہی محترم مولانا صاحب ایک موور تھے اس میں کہ آپ اس کی ذرا جانچ پرہتال کر لیں، دیکھ لیں، تو وہ ہم نے سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیا ہے تو اس کے ساتھ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر قانون: تو میرے کہنے کا مقصد یہ نہیں ہے، میرے کہنے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ رولز میں بہتری۔۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر قانون: سر! بس میرے خیال میں پھر یہ ہی بات کریں، میں بیٹھ جاتا ہوں، میں آرام سے بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان صاحب! کاؤنٹ کریں۔

وزیر قانون: سر! ہمیں بھی پھر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Continue کریں۔

وزیر قانون: حوصلہ تو رکھیں، حوصلہ رکھیں۔

Mr. Deputy Speaker: House in order.

وزیر قانون: حوصلہ پیدا کریں، حوصلہ پیدا کریں۔

Mr. Deputy Speaker: House in order.

وزیر قانون: اور سر! یہ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ نہیں کرتے تو میں Adjourned کر دوں گا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Adjourned کر دوں گا، آپ بیٹھ جائیں۔

(شور)

وزیر قانون: تو آپ موشن موور کریں، سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں سر، میں ضرور۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon, Monday 13th July.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 13 جولائی 2020ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)